کالم : ذہن کی دنیا

تحریر : ڈاکٹر سید مبین اختر

نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے اور ہر وقت بے وجہ ہنستی رہتی ہے

(سچی کہانی فرضی نام کے ساتھ)

یہ میری بہت لاڈلی بیٹی ہے میں اس کے والد کی تیسری بیوی ہوں اور یہ میری اکلوتی اولاد ہے، دو دن سے اسے پتہ نہیں کیا ہو گیا نہ کھانا کھاتی ہے، نہ ناشتہ کرتی ہے، اُلٹی سیدھی باتیں کر رہی ہے خود بخود ہنسنے لگتی ہے۔ باتیں بھی بے ربط ہیں، ہم کوئی بات پوچھتے ہیں یہ جواب کچھ اور دیتی ہے، دو دن سے نیند بھی نہیں آئی، ساری رات جاگتی رہی، مسلسل ہنسنے پر کل رات اس کے والد نے ڈانٹ دیا تو ہر ایک کو خاموش کرنے لگی، جو مسکراتا اسے کہتی کہ خاموش رہو والد صاحب ڈانٹیں گے۔ اسی رویئے کی مسلسل تکرار کرتی رہی۔ ایک اور بات ہے جس پر میں پریشان اور افسردہ ہوتی ہوں وہ یہ کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں، جبکہ آواز بالکل صحیح ہوتی ہے، اور اکیلی بھی ہوتی ہے تو زیادہ ہنستی ہے، اور سب سے لاتعلق نظر آتی ہے، یہ باتیں ذہنی مریضہ ماہ نور کی والدہ نے بیان کیں، انہوں نے یہ بھی بتایا کہ گزشتہ 5 سال سے اس کے سر میں شدید درد ہوتا ہے اپنے ہاتھوں سے سر پکڑتی ہے کبھی سر دباتی ہے کہ درد کم ہو جائے۔ اس کی والدہ نے بتایا کہ یہ پیدائش کے وقت بالکل صحت مند تھی، بچپن میں کبھی کوئی خاص بیماری نہیں ہوئی، عام بچیوں کی طرح کھیل کود میں دلچسپی لیتی، اسکول بھی چلی جاتی تھی کبھی بے جا ضد نہیں کی، ویسے پڑھنے میں کچھ خاص اچھی نہیں تھی پھر بھی کوششوں سے انٹر تک تعلیم حاصل کر لی۔

ماہ نور کے والد نے بتایا کہ اس کی ماں بھی غصے کی تیز ہے اس لئے ماں بیٹی میں نہیں بنتی، اختلافات رہتے ہیں، یہ اپنی دیگر بہنوں کی طرف داری کرتی ہے اور اپنی والدہ کے رویے پر خوش نہیں، اب یہ 20 سال کی ہو گئی ہے مجھے اس کی شادی کی بھی فکر ہے، ہمارے گھر میں مالی مسئلہ نہیں، ماحول بھی ٹھیک ہے، سارے معاملات اچھی طرح چل رہے ہیں۔ سوائے والدہ کے اور کسی سے اس کو شکایت نہیں، یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کا غصہ اپنی ماں جیسا ہی ہے قوت برداشت کی اس میں بھی کمی ہے۔

مزید معلومات حاصل کرنے پر یہ انکشاف ہوا کہ 2 سال قبل کوچنگ سینٹر میں ماہ نور ایک لڑکے کو پسند کرنے لگی اور لڑکے کے گھر سے کئی بار رشتہ آیا جسے رد کر دیا گیا، ڈیڑھ ماہ قبل پھر وہ لوگ رشتہ لے کر آئے اور اصرار کرنے لگے مگر لڑکی کی والدہ نے انہیں امید نہ دلائی یہ کہہ کر ٹال دیا کہ اس رشتے پر لڑکی کے والد رضامند نہیں ہیں اور ہم اپنی برادری سے باہر شادی نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد شام کو گھر میں والدین، بھائی اور پھوپھی وغیرہ رشتے داروں میں سے ایک لڑکے کا تذکرہ کرنے لگے جس نے چھ ماہ قبل کورٹ میں جا کر نکاح کر لیا تھا کہ وہ پہلے کہہ دیتا تو ہم باقاعدہ شادی کر دیتے، عین اسی وقت ماہ نور نے ہنسنا شروع کر دیا اور کہنے لگی کہ تیار ہو جائیں پھوپھی زاد بھائی کی شادی میں جائیں گے۔ اس وقت کوئی سمجھا نہیں کہ اس کی ذہنی کیفیت بگڑ رہی ہے، لیکن پھر مستقل اس کی حالت خراب ہی ہوتی رہی۔

2 سال قبل اس کے گلے میں تھائرائڈ (Thyroid) گلینڈ بڑھ گیا تھا جس کا آپریشن کروا دیا گیا۔ اس کے بعد یہ ٹھیک رہی اسے

اب تک کوئی نفسیاتی مرض نہیں ہوا، نہ ہی اس کے خاندان میں یہ امراض تھے، دوسری ماؤں کے بچوں کو ملا کر یہ 10 بہن بھائی ہیں۔ ان میں 6 بہنوں اور ایک بھائی کی شادی بھی ہو چکی ہے یہ سب سے چھوٹی ہے۔ ذہنی بیماری میں اس کی یادداشت بھی متاثر ہوئی، پرانی باتیں بالکل بھول گئی اور موجودہ یادداشت بھی ٹھیک نہ رہی، نہ تو اس کو وقت کا اندازہ تھا، نہ ہی اپنی بیماری کا شعور رکھتی تھی۔ کھانا، پینا، اپنی صفائی ستھرائی اور لباس کے تبدیل کرنے کی پراونہ تھی۔ والدین بے حد پریشان تھے کہ سمجھدار لڑکی ہے یہ اسے کیا ہوا۔ دراصل اس کو شدید ذہنی مرض کا حملہ تھا جس کے نتیجے میں رویئے میں غیر معمولی تبدیلیاں نظر آرہی تھیں۔ نیند، بھوک، گفتگو، سوچ، فکر سب ہی باتیں متاثر تھیں۔

اس مرض کا علاج ادویات کے ذریعے کیا جاتا ہے ماہ نور کو بھی ادویات تجویز کی گئیں ساتھ ہی اہل خانہ کی بھی مشاورت کی کہ وہ اس کے مرض کو لاعلاج نہ سمجھیں اطمنان رکھیں علاج سے بہتری آتی ہے۔

اور پھر ایسا ہی ہوا چند ہفتے میں ہی اس کا رویہ بہتر ہونے لگا، سر کا درد بھی ٹھیک ہوگیا، ہنسنے پر قابو ہوگیا، دیگر علامات میں بھی خاطر خواہ کمی آگئی۔

اپنے مسائل اور ذہنی امراض کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:

کراچی نفسیاتی ہسپتال، ناظم آباد نمبر 3، کراچی